دارالافتاء والقضاء

الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

ای میل:darulifta@gmail.com ویب سائٹ:www.jamiabinoria.net فون:2560300-2560400 فیکس:2564586

سیریل نمبر 6011 | نام شعیب
فتوی نمبر ۱۲۰۱م | پتہ احمد اباد:اندیا
تاریخ 2/23/2009 | موضوع زکوہ
ای میل | کاتب قمر علی

حکومت کاشتکاروں کو امداد کیلئے ایک لاکھ روپے لون دیتی ہے اور حکومت کا دعوی ہے کہ اس لون سے مقصد سود حاصل کرنا نہیں بلکہ کاشتکاروں کا {12} تعاون ہے لیکن لون کے اجراء کے لئے دفتری کاروائی وغیرہ کرنی پڑتی ہے جسکا خرچ پانچ ہزار روپے لگا کر حکومت کاشتکار سے ایک لاکھ پانچ ہزار روپے واپس لیتی ہے تو کیا زائد پانچ ھزار کو سروس چارج پر محمول کرنا اور اس لون کا لینا جائز ہے یا نہیں؟ مدلل و مفصل جواب مطلوب ہے {13} زید کا انتقال ہوا اسنے وارث بیٹا خالد اور بیٹی ساجدہ چھوڑی اور ترکہ میں ایک مکان چھوڑا جسکی قیمت تین لاکھ روپے ہے اور خالد اور ساجدہ نے ترکہ اسطرح تقسیم کیا کہ مکان خالد نے لیا اور ساجدہ کو ایک لاکھ روپے ترکہ {مکان کی قیمت} میں سے دینا طے کیا خالد نے ایک لاکھ روپے ساجدہ کو چار سال کے بعد دیئے تو کیا ساجدہ پر گزشتہ چار سال کی زکوۃ واجب ہوگی؟ یہ دین کی کونسی قسم ہے دین ضعیف ہے یا دین متوسط؟ مدلل جواب مطلوب ہے {14} ایک ھوٹل میں زید کا 10 پیسہ حصہ ہے اور سالانہ 10 پیسہ کا نفع 24000 روپے آتا ہے تو گویا ماھانہ 2000 روپے نفع ہوا لیکن نفع ہر ماہ تقسیم نہیں ہوتا بلکہ سال میں ایک مرتبہ تقسیم ہوتا ہے قربانی کے ایام میں زید کے پاس فی الحال کچھ روپے نہیں ہیں لیکن ایک ماہ کے بعد 24000 نفع آنے والا ہے تو کیا گیارہ مہینے کا نفع جو مالک ہوٹل کے پاس جمع ہے اور ابھی تقسیم نہیں ہوا ہے وہ زید کی ملکیت شمار ہوگا یا نہیں؟ اور اسکی بنیاد پر زید پر قربانی واجب ہوگی یا نہیں؟ مدلل جواب مطلوب ہے {15} زید گیہوں کا تاجر ہے خالد نے زید کے پاس سے 100 من گیہوں خریدے زید نے خالد کو 20 تھیلے گیہوں سے بھرے ہوئے جو زید کی دکان میں پڑے تھے بتائے کہ یہ لیلو تو خالد نے کہا کہ یہ تھیلے آپ کی دکان میں رہنے دو جب گیہوں کا دام بڑھے گا تو میں اسے فروخت کردونگا حاصل یہ کہ تھیلوں کو انکی جگہ سے ہٹایا نہیں تو کیا گیہوں پر خالد کا قبضہ ھوجائیگا؟ یا قبضہ کے لیئے کچھ اور کرنا پڑیگا نیز ان گیہوں کے ہلاک ہونے کی صورت مین کس کا مال ہلاک ہوگا زید کا یا خالد کا؟ مدلل جواب مطلوب ہے {16} زید کی موبائل کی دکان ہے اور وہ ریچارج بھی کرتا ہے زید 100 روپے کا ریچارج کرنے پر 5 روپے سروس چارج لگا کر کل 105 روپے 100 روپیوں کا ریچارج کرنے پر وصول کرتا ہے تو شرعا یہ درست ہے یا نہیں؟ مدلل جواب مطلوب ہے {17} عید کے دن نماز عید سے پہلے نوافل {اشراق} پڑھنا ممنوع ہے تو کیا یہ حکم شہری و دیہاتی سب کے لیئے ہے؟ یا صرف شہری کے لیئے ممنوع ہے اور دیہاتی کے لیئے جائز ہے؟ مدلل جواب مطلوب ہے

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) اگر یہ پانچ ہزار روپئے واقعۃً دفتری کاروائی کی ضرورت کیلئے ہوں اور واقعی دفتری کاروائی کے اخراجات بھی اس کے متحمل ہوں تب تو اس طرح لون لینے کی گنجائش ہے۔ مگر اس ادارے کے معاملات کا سود سے پاک نہ ہونا اور سروس چارجز وغیرہ جیسے مختلف بہانوں سے اپنے سودی معاملات کی تکمیل کسی سے مخفی نہیں اسلئے امداد سے احتراز بہرحال بہتر اور افضل ہے۔

وفی الدر:۔ وفی الاشباہ: کل قرض جر نفعا حرام

وفی الشامیۃ: (قولہ کل قرض جر نفعا حرام) إذا كان مشروطا كما علم وان لم يكن النفع مشروطا في القرض فعلى

(جاری ہے)

قول الكرخي لا بأس به (ص١٦٦ ج٥)

وفيه أيضا:- إذا كان مشروطا صار قرضا فيه منفعة وهو ربا وإلا فلا بأس به اھ (ص١٦٦ ج٥)

(٢) صورتِ مسئولہ میں ساجدہ کو ترکہ میں سے جو ایک لاکھ روپے ملے ہیں اس پر گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ واجب نہیں کیونکہ یہ دینِ ضعیف ہے اور دینِ ضعیف پر امام صاحبؒ کے نزدیک گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ جبکہ صاحبینؒ کے نزدیک دین کی تمام اقسام پر گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ واجب ہے لہذا احتیاطاً اگر زکوٰۃ ادا کردی جائے تو بہتر ہے۔

وفي الدر:- واعلم أن الديون عند الامام ثلاثة: قوي ومتوسط وضعيف۔

وفي الرد:- (قوله عند الامام) وعندهما الديون كلها سواء تجب زكاتها ويؤدي متى قبض شيئا قليلا أو كثيرا اھ (ص٣٠٥ ج٢)

وفي الفقه الاسلامي:- والضعيف هو بدل ما ليس بمال كالمهر والميراث والوصية (الى قوله) لا تجب فيه الزكوة ما لم يقبض نصابا ويحول عليه الحول بعد القبض۔ (ص٧٦٩ ج٢)

(٣) جی ہاں یہ نفع زید کا حق شمار ہوگا اور اس کی وجہ سے وہ صاحبِ نصاب بن گیا ہے اور قربانی بھی اس پر لازم ہے۔

وفي الهندية (وأما شرائط الوجوب) منها اليسار (الى قوله) (وأما حكمها) فالخروج عن عهدة الواجب في الدنيا والوصول الى الثواب بفضل الله تعالى في العقبى (ج٥ ص٢٩٢)

(٤) جب تھیلوں کی تعیین کر کے انہیں اپنی مرضی سے بائع کے پاس بطور امانت رکھوا دیا تو اس سے قبضہ تام ہو گیا اب ہلاک ہونے کی صورت میں یہ خریدار کے ہی شمار ہوں گے نہ کہ بائع کے۔

وفي الفقه الاسلامي: التسليم أو القبض معناه عند الحنفية: هو التخلية أو التخلي، وهو أن يخلي البائع بين المبيع وبين المشتري برفع الحائل بينهما على وجه يتمكن المشتري من التصرف فيه فيجعل البائع مسلما للمبيع والمشتري قابضا له اھ (ج٤ ص٨١٧)

(جاری ہے)

۵) بیلنس ریچارج کر کے دینا اگر دوکاندار کی ذمہ داریوں میں شامل نہ ہو تو اس پر سروس چارجز کی گنجائش ہے ورنہ نہیں، جبکہ ایسے معمولی کام تبرعاً کرنا زیادہ بہتر اور باعث اجر ہے۔

وفی الدر: هی (الاجارة) شرعاً (تملیك نفع) مقصود من العین (بعوض) (الی قوله) وشرطها كون الاجرة والمنفعة معلومتين (۶: ص ۳)

۶) مذکورہ حکم وہاں کیلئے ہے جہاں نماز عید پڑھی جاتی ہے۔

وفی حاشیة الطحطاوی: ویکره التنفل قبل صلوٰة العید فی المصلی اتفاقا وفی البیت عند عامتهم وهو الأصح" لان رسول صلی اللہ علیہ وسلم خرج فصلی بهم العید لم یصل قبلها ولا بعدها (ص ۵۳۲)

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد علی عباسی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۳ رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
بندہ مفتی ...
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۳ رمضان المبارک

دار الافتاء ۴۱۲۰۱ ۳/۹/۱۴۳۰

8/9/09